ادار یہ

مجلسِ تحقیق کا قیام

ایJ Gیاور جلا

قوموں کیI تی کا دارومدار فتوحاتِ ملکی اورĀ مہائے ملکی سےG یدہ علمی، تحقیقی اور فکری سرَL میوںI پG ہے۔اسی چیز نے اہلِ یGن کو معتبرG ، اسی سے مسلمانوں نے عروج و وقار حاصل کیا اور اسی کی بٗیI پ آج مغرب مسندِ تہذیA وتمدنII اجمان āG ہے .@ مسلمانوں نے اپنی علمی میراث سے بے اعتنائیI تی اور اسیI پ اعتنا کرتے ہوئے مغرب نے نشأۃ الثاSکی منازل طے کیں تو وہ صورت حال پیدا ہوئی جس کا ہم آج کل مشاہدہ کر رہے ہیں اور جو اسلامی دG کے لیے قابلِ قبول نہیں ہونی چاہیے۔

علمی سرَL می کاH ازہ صرف شرحِ خوH گی میں اضافہ سے ہی نہیں Gیجا سکتا بلکہ اس کے لیے ایJ فضا بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ فضا اس طرح Iٗ ہے کہ .@ معاشرہ کا ہر ادارہ اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرے، اور اس کو اپنی ذمہ داری سمجھے اس حوالے سے C سےG یدہ ذمہ داری حکومتی اداروںI پ آتی ہے۔کیوHان کےG پس وسائل کی کمی نہیں ہوتی۔مسلمانوں کی علمی I تی میں ان کے خلفاء اور امراء کا بہتI ا حصہ āG ہے۔انہوں نے ادارے بنوائےI اجم کروائے، زرِ کثیرB چ کر کے علماء اور دانشور پیدا کئے اور یہ کتنی حیران کنG ت ā آتی ہے کہ .@ خلافتِ عباسیہ اپنے ضعف و انحلال کے دور میں تھیA بھیĀ م الملک طوسی جیسے وزراء ان کے G پس تھے، جس کا حال یہ تھا کہ سفر کے دوران Lَ اسے کوئی عالم ā آG تو وہ اس کے لیے مدرسہ قائم کرنے کا حکم دے دیG کہ جو علم ایJ abن کے سینہ میں ہے اسے آئندہ ï کو منتقل کیG ی جائے، اسی رویہ کی وجہ سے مملکتِ اسلامیہ کے طول و عرض میں سینکڑوں مدارس اور جامعات کھل

گئیں، جنہوں نے ملک کی عمومی فضا کو علمی، تنقیدی اور تحقیقی بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

ان خلفاء وزراء اور امراء نے صرف تعلیمی ادارے ہی تعمیر نہیں کرائے بلکہ ایسے شاندار ادارے قائم کیئے جن کی وجہ سے علمی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا، تصنیف و تالیف اور تراجم کی گہما گہمی بڑھی، علمی مذاکروں اور مجالس کے انعقاد نے اس عمومی علمی فضا کو اور استحکام بخشا یہاں تک کہ جن شہروں میں علمی گہما گہمی زیادہ ہوتی، وہاں کا سفر کرنے کے لیے لوگ ٹوٹ پڑنے لگے اور عُشاق کے قافلے جوق در جوق بغداد، اور قرطبہ کا رخ کرنے لگے۔

پندرھویں صدی سے مسلمانوں کی علمی سرگرمیاں ماند پڑنے لگیں گو کہ خلافت عثمانیہ اس وقت پوری قوت سے کھڑی تھی، اس کے باوجود مسلمانوں کے فکری زوال نے سیاسی زوال کے لیے راستہ ہموار کردی۔ اور پھر وہ صورت حال پیش آئی جس کے شاہدین میں ہم بھی شامل ہیں۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ جنہیں ادارے قائم کرنے چاہیں (یعنی حکمران طبقہ) وہ دوسری سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ایسے میں دو ہی باتیں ہوسکتی ہیں یا تو ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے اس انتظار میں عمر عزیز گذار دیں کہ کب لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا اور یا پھر کمر ہمت باندھ لیں اور اپنے حصے کا دیا جلا دیں۔

''مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ و ثقافت'' ایک ایسا ہی دیا ہے جو ہم نے نامساعد حالات میں، مخالف اور تند طوفانی ہواؤں کے رُخ پہ جلا رہے ہیں کیونکہ ہمیں اللہ کی ذات اور اپنے قوتِ بازو، دونوں پر اعتماد ہے۔

ایک چیونٹی کو دیکھیئے، اس عالمِ پر شکوہ کی غالباً سب سے حقیر اور کمزور مخلوق ہے۔ کتنی سرگرمی، محنت اور لگن سے اپنا گھر بناتی ہے اور اناج کا ذخیرہ کرتی ہے۔ وہ گھر اور وہ ذخیرہ جو کسی بھی آن ملیا میٹ اور نیست و نابود ہوسکتا ہے۔ اس حوالے سے ان کی بھاگ دوڑ قابل دید ہوتی ہے۔ عموماً یہ چیونٹیاں گروہی اور جماعتی شکل میں ایک قطار میں سفر کرتی ہیں اور اگر ان کے راستے میں روکاوٹ ڈال دی جائے تو وہ فوراً ہی متبادل راستہ تلاش کرکے اپنا سفر جاری رکھتی ہیں اور منزل تک

پہنچنے کے لیے راستہ بنا ہی لیتی ہیں۔ شاH ہمیں چیونٹیوں سے ان تھک محنت کا سبق اور ہر قسم کے حالات میں کام کرنے کا ہنر سیکھنے کی ضرورت ہے۔

مجلسِ I ادائے تحقیق اسلامیG ریخ وثقافت چیوÉ سے سیکھے گئے سبق کا مظہر ہے۔ اسی ادارے کے تحت ششماہی ''الایام'' کاB اء کیا جارہا ہے۔ یہ ایJ علمی اور تحقیقی مجلّہ ہے جس میں عمرانی علوم کے کسی بھی شعبہ کے حوالے سے تحقیقی، علمی اور تنقیدی مقالات شائع کئے جا k گے۔ اردو کے علاوہ عربی، فارسی اور انگرI ی G نوں میں لکھے گئے مقالات کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ صرف غیر مطبوعہ مقالات قابل قبول ہوں گے جن کی اشا GF عدم اشا F کا فیصلہ ماہرین کی کمیٹی (اراکینِ مجلس مشاورت) کا کوئیG مزدمعزز رکن کرے گا۔ مجلّہ میں I اجم کا ایJ مستقل حصہ ہوگا۔ کسی بھی G ن میں لکھے گئے کسی اہم مضمونG مقالہ کا اردو میں I جمہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور فکر و دانش میں وسعت G F بھی پہلے ہی شمارہ سے ہم ابن حبیب البغدادی کی اہم کتاب ''کتاب المحبر'' کے پہلےG ب کاI جمہ پیش کررہے ہیں۔ یہI جمہ ڈاکٹر حمید اللہ صا @ نے کیا تھا اور گذشتہ ساٹھ سالوں سے اشا F کا منتظر تھا۔ اسے پہلے ابواب کی صورت میں ازاں بعد کتابی صورت میں شائع کرG جائے گا (اû ءاللہ)۔

اس مجلّہ میں G G فت' کے عنوان سے ایسے مقالات کی اشا F کا بھی اہتمام کیا جائے گا جن کی علمی اہمیت مسلمہ ہےN جو بوجوہ عام دT ب نہیں ہیں۔ ان کیI j H وین اور حواشی وتعلیقات کے ساتھ بھی انہیں شائع کیا جاسکتا ہےG کہ محققین، اساH ہ اور طلباء اس سے استفادہ کرسکیں۔

Iā مجلّہ میں سیرۃ نگاری کے حوالے سے بیشتر مضامین وہ ہیں جو شعبہ اسلامیG ریخ میں منعقدہ کاDنس میں Iپڑھے گئے۔ یہ ایJ روزہ کاDنس ''سیرۃ نگاری: آغاز وارتقاء'' کے عنوان سے ۲/Iپریل ۲۰۰۹ء کو منعقد ہوئی۔ اس کاDنس میں مجموعی طورI پر آٹھ مقالات Iپڑھے گئے جن میں سے سات مقالات جو ہمیں موصول ہوگئے اس مجلّہ میں شامل ہیں۔

’الایّام‘ کا پہلا شمارہ حاضر ہے، یقیناً اس میں بہتری کی کافی گنجائش ہے۔ آپ کی آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا اور اگر مجلسِ ادارت نے ضروری سمجھا تو ”مراسلات“ کے عنوان سے انہیں شائع بھی کیا جائے گا۔ G کہ مندرجات کے حوالے سے بھی صحت مند نکتہ ہائے ā پیش کئے جا سکیں۔

(ن س ظ)